بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ | ۹ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۹ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۵۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ امان - آج صبح ۸ بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے - کہ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اسہال اور درد شکم کی شکایت رہی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کھانسی اور نزلہ کی شکایت ہے - احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں -

گذشتہ رات حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صدارت میں پنڈت لیکھرام صاحب کی پیشگوئی کے متعلق مسجد اقصیٰ میں جلسہ ہوا - صاحب صدر - مولوی شریف احمد صاحب - مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر اور مولوی ابوالعطاء صاحب نے تقریریں کیں - آریہ صاحبان کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی - اس پران کے نمائندے تشریف لائے جنہیں تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا -

روزنامہ الفضل قادیان ـــ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

المصلح الموعود کے متعلق ایک قطعی علامت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی فرمائی - وہ بجمیع شرائط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے - اور اب تو حضور عالی خود بھی اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کے متعلق حلفیہ اعلان فرما چکے ہیں - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

اس بارے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہی طریق اختیار فرمایا - جو خدا کے پیارے اختیار کرتے چلے آتے ہیں - آپ نے اس وقت تک اپنے آپ کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار نہیں دیا - جب تک خدا نے آپ کی زبان پر انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ کے الفاظ جاری نہیں فرمائے اور صراحت اور وضاحت نہیں فرمائی - اس کا نمونہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی میں بھی نظر آتا ہے - باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے الہامات اور وحی میں آپ کو مسیح موعود - خاتم الخلفاء اور کاسر الصلیب کہا گیا تھا - مگر وضاحت اور بار بار توجہ دلانے کے پہلے آپ نے اپنے آپ کو مسیح موعود قرار نہ دیا - اور جب خدا نے وضاحت سے فرما دیا - کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور آپ ہی مسیح موعود ہیں - تب آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا - نیز مسئلہ نبوت میں بھی آپ نے نہایت محتاط طریق اختیار فرمایا - باوجودیکہ مفہوم نبوت آپ کے وجود میں پایا جاتا تھا - مگر آپ رسمی عقیدہ کے ماتحت اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے تھے - لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے تصریح اور توضیح کی گئی - تو آپ اپنے آپ کو نبی قرار دینے لگے - اور جس مفہوم کو پہلے محدثیت وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے تھے - اُسے نبوت قرار دیا - بعینہٖ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی یہی مسلک اختیار فرمایا - جماعت کے احباب آپ کو مصلح موعود یقین کرتے تھے اور آپ کے کارنامے بھی بتاتے تھے - کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں - مگر آپ اس دعویٰ سے اجتناب فرماتے رہے - مگر جب خدا نے صراحت فرما دی - تو آپ نے اس کا اعلان فرما دیا - اب گو مصلح موعود سے متعلق خدا تعالیٰ کی وحی اور الہام میں جن علامتوں اور اوصاف کا تذکرہ ہے - وہ اکثر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے وجود میں پورے ہو چکے ہیں - مگر ایک ضروری علامت جو غالباً اس وقت تک سلسلہ کے لٹریچر میں نہیں آئی - اور مبایعین اور غیر مبایعین کے درمیان فیصلہ کن ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور وحی سے ملی ہے - اور وہ نہایت محکم دلیل ہے اس بات کی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں - نیز جیسا کہ بعض غیر مبایعین اور ان کے ہمنوا خیال کرتے ہیں - کہ اس پیشگوئی کا ظہور تین صدیوں کے بعد ہو گا - اور ابھی انتظار کرنا چاہیئے - اس خیال کی بھی اس سے پوری طرح تردید ہوتی ہے چنانچہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :-

"(ب) وہ خدا کا کلمہ ہو گا جو ابتداء سے مقرر تھا اس زمانہ میں پورا ہو جائیگا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی ہو" (تذکرہ ص۵۶۵)

مصلح موعود کی تعیین اور اس کی شناخت کی کتنی واضح اور بیّن علامت ہے - خدا تعالیٰ کے بے انتہاء فضل و کرم سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اس وقت زندہ موجود ہیں جبکہ اس پیشگوئی کا ظہور ہوا - یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہونے کا دعویٰ کیا -

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا - کہ

"کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں - کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے - ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو - کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہو گا - جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے"

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ - ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ پیر منظور محمد صاحب کے ہاں اس لڑکے کا پیدا ہونا کوئی قطعی بات نہ تھی - بلکہ محض ایک خیال تھا - علاوہ ازیں پیر منظور محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ مدت ہوئی فوت ہو چکی ہیں - اور اب اُن کے ہاں ایسا لڑکا پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں منظور محمد کے لفظ سے مراد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود باجود ہی تھا - اور آپ ہی کی نسل سے مصلح موعود پیدا ہونے والا تھا - چنانچہ تحفہ گولڑویہ ص۱۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا سے علم پا کر تحریر فرماتے ہیں کہ تیری نسل سے ایک لڑکا کھڑا ہو گا - جو تیرا نور قائم کرے گا - اور تریاق القلوب ص۴۲ پر رقم فرمایا ہے کہ چار لڑکوں میں سے ایک مسیحی صفت ہو گا - نیز حقیقۃ الوحی ص۳۱۲ پر ہے - کہ مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سے اُن کا جانشین پیدا ہو گا - اور تریاق القلوب ص۶۴ میں حضور تحریر فرماتے ہیں کہ خدا میری ہی نسل سے حمایت اسلام کی بنیاد رکھیگا - اسی طرح آئینہ کمالات اسلام میں بھی اسی امر کی تائید موجود ہے - غرض خدا کا کلام اور واقعات یہ حقیقت واضح کر رہے ہیں - کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ سے ہی ہونیوالا تھا اور وہ ظاہر ہو چکا - الحمد للہ

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا راستباز ماننے والوں اور آپ پر ایمان لانے کا دعوےٰ کرنے والوں کا فرض ہے - کہ خدا تعالیٰ کے اس نشان کو قبول کریں - تا ان برکات کے مورد بنیں جو اس سے وابستہ ہیں -

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت کا اجلاس ۷، ۸، ۹ شہادت ۱۳۲۳ہش مطابق ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۴۴ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرمودہ ہدایات اخبار الفضل ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت سے نمائندگان کا جلد انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تعزیت کا تار

لائل پور ۷ مارچ۔ عبدالاحد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

جماعت احمدیہ لائل پور کو سیدہ ام طاہر احمد رضی اللہ عنہا کی بے وقت وفات کا دلی صدمہ ہے۔ اور وہ اسے جماعتی نقصان یقین کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ پر اپنی بے شمار برکات نازل کرے۔

مجالس ضلع گورداسپور کو ضروری اطلاع

قادیان ۷ ماہ امان۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے الٰہی الہام کے ماتحت مصلح موعود ہونے کا اعلان جماعت کے تمام دوستوں پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ وہاں رحیم و کریم خدا نے محض اپنے فضل سے احباب جماعت کے لئے خاص دعاؤں کے مواقع بھی مہیا فرمائے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ہی اعلان فرمایا ہے (یہ مفصل اعلان انشاء اللہ بعد میں شائع کیا جائے گا) کہ حضور متواتر ۴۰ دن تک نماز عصر و مغرب کے درمیان بہشتی مقبرہ میں تشریف لے جا کر اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں گے۔ اور جماعت قادیان کو بھی تلقین فرمائی ہے کہ وہ بھی ان دعاؤں میں شریک ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاص برکتوں سے حصہ لیں۔ قادیان کے خدام اور دیگر دوست تو اسمیں شرکت کریںگے ہی۔ میں قادیان کے قریب کے دیہات کے خدام کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنا کم از کم ایک نمائندہ کم از کم تین روز کے لئے ضرور ان دنوں میں قادیان بھجوائیں تا وہ بھی ان برکتوں سے حصہ لے سکیں۔ جنکا نزول ان دنوں قادیان میں ہو رہا ہے۔ اور جن کے بغیر ہم اپنی ذمہ داریوں کو کسی صورت میں ادا نہیں کر سکتے۔ جزاکم اللہ

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

سکرٹری صاحبان امور عامہ اور احمدیہ کمپنی کی بھرتی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ ایک اور احمدیہ ڈبل کمپنی قائم کی جائے۔ احباب نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایک اور احمدیہ کمپنی قائم کر دی گئی۔ جس نے دوران جنگ میں عمدہ خدمات ادا کی ہیں۔ دستور یہ ہے کہ عندالضرورت جب کسی کمپنی کے افراد کو میدان جنگ میں بھیجا جاتا ہے۔ تو جو کمی کمپنی میں ہو جاتی ہے۔ اس کی اصل تعداد کو برقرار رکھنے کے لئے اس کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس وقت جو $\frac{8}{15}$ اور $\frac{5}{15}$ کے لئے جو یک صد احمدی نوجوانوں کا محکمہ متعلقہ سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ ان کمپنیوں کو قائم رکھنے کے لئے اس تعداد کی ضرورت ہے۔

نظارت کی طرف سے جو سابقاً اور حال میں تحریک کی گئی ہیں۔ وہ بھی اسی وجہ سے کی گئی ہے۔ کہ اگر یہ تعداد پوری نہ کی گئی تو دونوں کمپنیوں کا قیام خطرہ میں ہے۔ افسران محکمہ بھرتی کا ارادہ ہے۔ کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اس ماہ کے تیسرے ہفتہ میں قادیان آئیں پس مقامی کارکنان جماعت ہائے احمدیہ پر یہ واضح ہو جانا چاہیئے۔ کہ نظارت کا یہ مطالبہ معمولی نہیں جو پڑھ کر ٹال دیا جائے۔ بلکہ ان کا فرض ہے۔ کہ اس جہت میں جو کوشش انہوں نے کی ہو یا کریں۔ اس سے مجھے اطلاع دیں۔ اور احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہونے کی خواہش رکھنے والے احمدی نوجوانوں کی فہرستیں تیار کر کے مجھے بھیجدیں۔

عام نظر سے ہر سمجھدار شخص اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ کون فوجی خدمت کے لائق ہے۔ احباب کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ نوجوانوں پر واضح کر دیں کہ اس وقت تک ہمارے جو نوجوان میدان جنگ میں گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان کی خاص حفاظلت کی ہے۔ شاذونادر ہی حادثہ پیش آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں سے

نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

ناظر امور عامہ قادیان

حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر

اُمِّ طاہر۔ طاہرہ۔ پرہیزگار
نیک نیت۔ نیک دل۔ مسکیں نواز
مادرِ مشفق تری فرقت میں آج
تو سہارا تھی یتیموں کے لئے
تیرا در ملجا غریبوں کے لئے
کس کو اب جا کر سنائیں دردِ دل
فرض کا احساس تھا اتنا تجھے
زندگی کا تیری ہر اک باب ہے
ہم نہ بھولیں گے کبھی تُو نے اُسے

رحمتیں اس پر خدا کی بے شمار
خوبیوں کی کان۔ دُرِّ شاہوار
اشکبار آنکھیں ہیں دل ہیں بے قرار
اور بیواؤں کی تھی خدمتگذار
اور ماویٰ تھا برائے دل فگار
طبقۂ نسواں کی تھی تو غمگسار
جانِ شیریں اس پہ کر ڈالی نثار
قوّتِ حسنِ عمل کا شاہکار
یہ دعا کرتے رہیں گے بار بار

اے خدا اس محسنہ کی قبر پر
تا ابد تو بارشِ رحمت بہار

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ایک اولڈ بوائے

لیفٹیننٹ آغا عبد اللطیف صاحب نیوی ریکروٹنگ آفیسر نے بروز اتوار اخوند پروفیسر عبد القادر صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے زیر صدارت طلبا سکول و سٹاف کو خطاب فرمایا جس میں آپ نے بتایا۔ کہ انہوں نے نیوی کی ملازمت اس لئے اختیار کی۔ کہ دوسرے ممالک میں جا کر لوگوں سے تعلقات پیدا کریں۔ اور مذہب کی طرف رہنمائی کا باعث بن سکیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے عزیزوں کو ایسی ہی

۱۲ مارچ کو یوم التبلیغ برائے مسلم اصحاب مقرر ہے سب احباب یاد رکھیں اور یہ سارا دن تبلیغ کے لئے وقف کریں

امام وقت آچکا

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے ۔ ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار (المسیح الموعود)

ازجناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات

سنت قدیمہ

نبوت و امامت ان عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ جو کسی قوم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل کی جاتی ہیں۔ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ جب دنیا ضلالت اور گمراہی کی راہوں پر قدم مارنے لگ جاتی ہے۔ اور اپنے پیدا کرنے والے سے اپنا تعلق منقطع کر لیتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی مبعوث ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین ولقد ارسلنا فیھم منذرین (پارہ ۲۳ سورہ الصافات ع ۲) کہ جب پہلے نبی کے ماننے والوں کی اکثریت ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہو جاتی رہی۔ تو ہم ان میں نبی مبعوث کرتے رہے۔ اسی طرح نبوت و رسالت کی ضرورت کو ایک دوسرے مقام پر ان الفاظ میں بیان فرمایا لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ (بقرہ ع ۱۵) کہ انبیاء دنیا میں اس لئے آتے ہیں۔ تا وہ اہل دنیا کے مذہبی اختلافات میں حکم بنکر انہیں اللہ تعالےٰ کا فیصلہ سنائیں۔ پس قرآن مجید سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ جس زمانہ میں ضلالت و گمراہی کا دور دورہ ہو۔ اور مذہبی عقائد میں اختلافات شدید صورت اختیار کر لیں۔ تو اللہ تعالےٰ کی سنت قدیمہ یہی ہے۔ کہ اس زمانہ میں وہ اپنا نبی اور رسول مبعوث فرماتا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا

ہر زمانہ میں امام کا ہونا ضروری ہے

اسلام خدا کا مذہب ہے۔ قرآن مجید اس کی آخری شریعت ہے۔ وہ خود اسلام کا محافظ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو انکی دینی تربیت کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبوت یا امامت کا دائمی اور حتمی وعدہ دیا گیا۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف الفاظ میں فرمایا۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ۔ کہ جو شخص ایسی حالت میں مر گیا۔ کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا۔ تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ پھر فرمایا من مات و لیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ۔ کہ جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں امام وقت کی بیعت کا جوا نہ ہو۔ پس وہ جاہلیت کی موت مرنے والا ہے۔ حضور نے یہاں تک فرمایا کہ تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۶۱) کہ تمہیں لازم ہے۔ کہ مسلمانوں کی اس جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ جس کا ایک امام ہو۔ لا اسلام الا بجماعۃ ولا جماعۃ الا بامارۃ ولا امارۃ الا بطاعۃ (جامع لابن عبدالبر صفحہ ۶۲) کہ جماعت کے بغیر کوئی اسلام نہیں۔ اور امیر یا امام کے بغیر کوئی جماعت نہیں۔ اور اطاعت کے بغیر کوئی امیر یا امام نہیں۔ ان ارشادات سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا۔ کہ کوئی مسلمان اس وقت تک دعوئے اسلام نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ کسی ایسی اسلامی جماعت میں شامل نہ ہو۔ جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔

امام وقت کے بغیر ارکان اسلام پر عمل ممکن نہیں

اس تاکید کی وجہ یہ ہے۔ کہ امام وقت کے موجود ہونے کے بغیر ارکان اسلام پر عمل ہی نہیں ہو سکتا۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ جمعہ اور عیدین وغیرہ احکام اسلام کی ادائیگی کے لئے ایک زندہ اور موجود امام کا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ اور جب تک امام وقت موجود نہ ہو۔ اس وقت تک مسلمانوں کے لئے ان فرائض کی ادائیگی ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ان المسلمین لابدلھم من امام یقوم بتنفیذ احکامھم ..... و اخذ صدقاتھم ..... و اقامۃ الحج والاعیاد ..... ونحو ذالک من الواجبات الشرعیۃ التی لا یتولیھا احاد الامۃ (شرح فقہ اکبر) یعنی مسلمانوں کے لئے امام کا ہونا ہر زمانہ میں ضروری ہے۔ جو کہ ان کے درمیان احکام اسلامی کا نفاذ کرے۔ ان سے زکوٰۃ وصول کرے۔ اقامت حج اور عیدین اور دیگر فرائض شرعی کا انتظام کرے۔ اور یہ امور ایسے ہیں۔ کہ جن کا انتظام ایک مسلمان انفرادی حیثیت میں نہیں کر سکتا۔ یہ بالکل درست ہے کہ جب تک خدا کا مقرر کردہ امام وقت موجود نہ ہو۔ مسلمانوں کے لئے نماز باجماعت ممکن نہیں۔ کیونکہ آئمۃ الصلوٰۃ یا مؤذنین کا تقرر اہل محلہ یا اہل قریہ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آجکل کیا جا رہا ہے۔ بلکہ یہ خدا کے مقرر کردہ امام وقت کا کام ہے کہ مختلف شہروں یا ملکوں میں امام الصلوٰۃ و موذنین مقرر کرے۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "منصب امامت" کے صفحہ ۲۵ پر امام وقت کے کام اس طرح گناتے ہیں:

"ترمیم معابد ..... و اقامت جمعہ و اعیاد و نصب ائمہ موذنین و محتسبین" کہ یہ امام وقت کا کام ہے۔ کہ وہ نماز جمعہ و عیدین کو قائم کرے۔ اور مختلف مقامات پر امام الصلوٰۃ اور موذنین نیز محصلین زکوٰۃ مقرر کرے

نماز جمعہ کی ایک شرط کتب فقہ میں یہ درج ہے۔ شرط ادائھا المصر وھو کل موضع لہ امیر وقاض ینفذ الاحکام (کنز الدقائق علامہ نسفی صفحہ ۴۷) کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ وہ صرف ایسے شہر میں ہو سکتی ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں کا امیر یا قاضی ہو جو احکام اسلام کی تنفیذ کرے۔ زکوٰۃ۔ فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی بغیر امام کے ممکن نہیں۔ کیونکہ امام ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہ لا یجوز ان یخرج زکوٰۃ مالہ الا بان یدفعھا الی الامام (بدایۃ المجتہد جلد ۱ صفحہ ۲۳۷) یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت تک درست نہیں ہوتی۔ جب تک کہ وہ امام وقت کے پاس جمع نہ کرائی جائے۔ یہی مذہب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (ملاحظہ ہو ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۷ مطبوعہ مصر) پس ثابت ہوا کہ جب تک مسلمانوں کا ایک زندہ امام موجود نہ ہو۔ اس وقت تک ارکان اسلام پر عمل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں "از انجملہ توقف عبادات شرعیہ بر موافقت امر او (امام) یعنی چنانکہ عبادات دینیہ و طاعات شرعیہ اگر مطابق سنت نبویہ باشد مقبول است والا مردود چنانکہ صحت جمعہ و اعیاد و جہاد ..... ہمہ متوقف بر امر امام" (منصب امامت صفحہ ۶۴) یعنی عبادات شرعیہ امام وقت کے حکم کی مطابقت ہی میں درست طور پر مقبول الٰہی ہو سکتی ہیں۔ امام وقت کے موجود ہونے کے بغیر نہ نماز جمعہ و عید درست ہو سکتی ہے۔ اور نہ جہاد پھر فرماتے ہیں:۔ "تا وقتیکہ در اطاعت امام وقت گردن نہ نہد و اقرار بامامت او نکند ہرگز عبادات مذکورہ در آخرت کار آمدنی نیست و از داروگیر رب قدیر خلاصی یافتنی نہ" (منصب امامت صفحہ ۶۴) کہ جب تک کوئی شخص امام وقت کے سامنے گردن اطاعت نہ جھکائے اور اس کی امامت کا اقرار نہ کرے اس وقت تک اس کی کوئی عبادت مقبول بارگاہ الٰہی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ایسی عبادت روز آخرت کام آئے گی۔ اور نہ خدا تعالےٰ کے سامنے حساب کتاب میں شمار ہو گی۔ نہ خدا تعالےٰ کی گرفت سے بچا سکے گی:۔

پس امام وقت کا وجود امت مسلمہ کے لئے ہر زمانہ میں ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک سے اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ کو ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کی بعثت کا وعدہ دیا جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔ ان اللہ

إنّ الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها (ابوداود جلد ۲ ص۲۴۱) کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرمایا کرے گا۔

چودھویں صدی کا امام آ چکا

اس وعدۂ الٰہی کے مطابق ہر صدی کے سر پر مجدد دین مبعوث ہوتے رہے جن کے ذریعہ تعلیم اسلامی اور احکام قرآنی کی تجدید ہوتی رہی۔ اور چودھویں صدی جو کہ اپنے مفاسد اور فتن کے لحاظ سے ایک شب تاریک و تار تھی۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا فقط نام باقی رہ گیا اور قرآن مجید کے فقط الفاظ۔ ایمان ثریا پر اٹھ گیا۔ اور مسلمانوں کے تہتر فرقے ہو گئے۔ ضلالت و گمراہی کی تیرہ و تار گھٹائیں فضائے ایمانی پر چھا گئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ اور وعدہ کے عین مطابق چودھویں کے سر پر قادیان کی سرزمین سے ایک فارسی الاصل نبی کو برپا کیا۔ جس کے ذریعہ ملت اسلامی کے بکھرے ہوئے شیرازہ کی تجدید کا کام لیا گیا۔ جس نے دشمنان اسلام کو هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ کی صدا دی۔ مسلمانوں کی لامرکزیت کو مرکزیت میں بدل دیا گیا۔ ایک جماعت، خالص اسلامی جماعت، ہاں تبلیغ اسلام کے لئے اپنے اموال اور اپنی جانیں قربان کر دینے والی جماعت تیار ہو گئی۔ جس نے دعوت اسلام کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا۔ آج دنیا میں یہی ایک اسلامی جماعت ہے جس کا ایک زندہ امام ہے جس کی آواز پر اس کا ہر فرد لبیک کہتا۔ اور اس کے احکام پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہے۔ خدا کا ہاتھ اس جماعت کے سر پر ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ید اللہ علی الجماعۃ خدا کا ہاتھ جماعت کے سر پر ہوتا ہے۔ یہی ہیں جن کی زکوٰۃ حقیقی زکوٰۃ۔ اور جن کی نمازیں جن کے جمعے اور جن کی عیدیں حقیقی نمازیں اور حقیقی جمعے اور حقیقی عیدیں ہیں۔ یہی ہیں جن کی عبادات بارگاہ خداوندی میں مقبول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرمودہ لهم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا کے مطابق اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل ہوتا۔ اور جو اپنی دعاؤں کی قبولیت کی لذتیں اسی دنیا میں پاتے ہیں۔ وہ توحید کے حقیقی علمبردار اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام ہیں۔ پس اے بھائیو! اس چند روزہ زندگی کے بقیہ ایام کو گزارنے کے لئے آپ پر واجب ہے کہ آپ اپنے آئندہ پروگرام پر غور کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف الفاظ میں فرما دیا ہے۔ کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کرتا اُس کا انجام اچھا نہیں۔ پس آپ کا فرض ہے۔ کہ امام وقت کی شناخت کریں۔ اور سوچیں کہ اگر وہ شخص جو قادیان کی سرزمین سے کھڑا ہوا، امام وقت نہیں ہے تو پھر اور کون شخص ہے جو اس صدی کا مجدد اور اس وقت کا امام ہے؟

بھائیو! محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برحق ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے۔ پھر کیا بات ہے کہ چودھویں صدی میں سے ۶۳ سال بھی گذر گئے۔ مگر اب تک اس صدی کا امام کسی غار میں چھپا بیٹھا ہے؟ اگر مسیح قادیانی خدا کی طرف سے مبعوث شدہ نہ ہوتا۔ تو یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق کوئی اور شخص کھڑا کیا جاتا۔ پھر کیا کسی دوسرے کا اتنے لمبے عرصہ تک کھڑا نہ ہونا اور صدی کے سر کا بلکہ نصف سے زائد کا گذر جانا اس بات پر شاہد نہیں کہ آنے والا آ چکا؟ خدا تعالیٰ آپ کے سینہ کو حق کے قبول کرنے کے لئے کھولے (آمین) حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہائے یہ قوم نہیں سوچتی۔ کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی؟ اور کوئی بتلا نہ سکا۔ کہ تم جھوٹے ہو اور سچا فلاں آدمی ہے؟"

(اربعین)

(یہ مضمون ایک الگ ٹریکٹ کی شکل میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ یوم التبلیغ ۱۲ مارچ کے موقعہ پر اشاعت کیلئے بابو محمد یوسف صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گجرات سے طلب فرمائیں)

قادیان میں آریوں کا جلسہ

قادیان ۷ مارچ۔ پنڈت لیکھرام کی یاد میں آریہ سماج نے ۴-۵-۶ مارچ کو یہاں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس کا شہیدی میلہ نام رکھا۔ اس قسم کا جلسہ گذشتہ سال بھی آریوں نے کیا تھا۔ اور اس طرح گویا خود انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قہری اور جلالی نشان کو زندہ رکھنے کا اہتمام کر دیا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اسلام کی صداقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر کیا تھا۔ باوجودیکہ مقامی آریوں نے اس میلہ پر باہر سے لوگوں کو بلانے کے لئے بہت پروپیگنڈا کیا۔ حتیٰ کہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر لاہور پہنچ کر بعض مقامی آریوں نے بہت واویلا کیا۔ تاہم بہت کم لوگ آئے۔ جلسہ گاہ ایک تنگ سی جگہ میں بنائی گئی تھی۔ حاضرین کی تعداد زیادہ سے زیادہ تین چار سو ہوتی رہی۔ اور عام طور پر تو بچوں وغیرہ کو شامل کر کے سوا ڈیڑھ سو سے زیادہ حاضرین نہ ہوتے تھے۔ زیادہ تر وقت بھجن اور گیت وغیرہ گانے میں صرف کیا گیا۔ افسوس کہ بعض مقررین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا ذکر نہایت نامناسب اور نامہذب پیرایہ میں کیا۔ ۵-۶ مارچ کی درمیانی شب مشاعرہ تھا۔ جس میں شامل ہونے والے شاعر سطحی حیثیت کے تھے۔ اور ان میں سے بعض کا انداز سوقیانہ تھا۔ ۶ مارچ کو پچھلے پہر جو اجلاس ہوا۔ اس میں جماعت احمدیہ پر خاص طور پر اعتراضات کئے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض واضح پیشگوئیوں پر تمسخر اڑایا گیا۔ اسی طرح رات کے اجلاس میں بھی اعتراضات کئے گئے۔ ہماری طرف سے جواب دینے کے لئے وقت طلب کیا گیا۔ مگر منتظمین نے انکار کر دیا۔

اڑیسہ کی احمدی جماعتوں سے درخواست

صوبہ اڑیسہ غالباً ہندوستان بھر کے تمام دیگر صوبہ جات سے اقتصادی لحاظ سے پیچھے ہی ہے۔ اس کی مسلم آبادی اڑھائی فی صدی سے زیادہ نہیں۔ بنگال کے بعد یہ علاقہ خطرناک قحط میں مبتلا ہے۔ ان حالات میں احباب جماعت احمدیہ کا جس طرح گزر ہوتا ہوگا وہ عیاں ہے۔ آپ حضرات کو معلوم ہے۔ کہ سنگرہ یا سٹیٹ کی مٹھی بھر احمدی جماعت جو کرڈاپلی کی بستی میں واقع ہے۔ قریباً سات آٹھ سال سے ایک عالیشان دو منزلہ مسجد تعمیر کر رہی ہے۔ اور اس میں مزدور کے طور پر کام کر کے احباب جماعت اپنی بلند ہمتی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے کام اب تک ختم نہ ہو سکا۔ زیر تعمیر مسجد غالباً اڑیسہ کی جماعتوں کی اپنی عمارتی شان کے لحاظ سے نرالی ہوگی۔ خدا کرے کہ اس کے آباد کرنے والے بھی دینی اور دنیاوی لحاظ سے نرالے ثابت ہوں۔ جماعت ہذا کو نظارت بیت المال قادیان نے اپنے خط ۹۸/۱۶۷۹ مورخہ ۲۴-۹-۴۳ کے ذریعہ اڑیسہ کی جماعتوں سے پانچ سو روپیہ چندہ اس کی تعمیر کے لئے وصول کرنے کی اجازت دی ہے۔ اگرچہ موجودہ ملکی حالت نازک ہے۔ تاہم اگر احباب کرام اور جماعتوں کے معزز عہدہ داران اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے حتی المقدور صحیح کوشش اور صحیح قربانی کا جذبہ پیدا کریں تو کچھ مشکل نہیں۔

خاکسار تمام ذی اثر بزرگان اور احباب کرام سے درد بھرے دل کے ساتھ عرض کرتا ہے۔ کہ میری اس عرضداشت کو جماعتوں کے تمام احباب کے سامنے پڑھ کر سنائیں اور جن احباب کی نظر میں یہ چند سطور گذریں ازراہ کرم سرسری طور پر پڑھ کر نہ چھوڑ دیں۔ بلکہ جلد سے جلد مالی مدد اور عطیہ جات عنایت فرما کر جنت میں اپنا گھر بنائیں۔ اور عند اللہ ماجور و عند الناس ممنون ہوں۔ اڑیسہ کے وہ احباب جو ملازمت یا کاروبار کے سلسلہ میں کلکتہ یا ٹاٹانگر یا موسیٰ بنی میں مقیم ہیں۔ ان کی خدمت میں بھی استدعا ہے کہ مہربانی فرما کر ضرور حتی الوسع اپنا اپنا عطیہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی خدمت میں ارسال کریں۔

العارض عاجز سید صمصام الدین احمد آف سونگڑہ۔ معلم جماعت احمدیہ سنگرہ یا سٹیٹ اڑیسہ

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۲۴۲ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ ملک عبدالرحیم صاحب کنجاہی قوم گگے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال اندازاً پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس زیورات ۵ تولہ سونے کے ہیں میرے خاوند کے ذمہ مبلغ پانچ صد روپیہ مہر ہے ان دونوں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے بعد مجھے کسی قسم کی آمد ہوئی۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ بوقت وفات کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ اگر کسی قسم کی رقم میں اپنی زندگی میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اسے منہا سمجھا جائیگا۔ الامتہ :۔ حمیدہ بیگم

گواہ شد :۔ ملک عبدالرحیم خاوند موصیہ۔

گواہ شد :۔ فخرالدین۔

۷۲۳۷ منکہ امتہ الحی زوجہ ملک عبدالحمید صاحب کنجاہی قوم گگے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال اندازاً پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس زیور سات تولہ سونے کا ہے اور میرے خاوند کے ذمہ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر ہے۔ میں ان دونوں کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے بعد اگر مجھے کسی قسم کی آمدنی ہوئی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ اگر بوقت وفات میری کوئی مزید جائداد ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن مذکور حقدار ہوگی۔ اگر کسی قسم کی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اسے منہا سمجھا جائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔ الامتہ :۔ امتہ الحی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۷ مارچ۔ بالٹک کے دروازوں کے لئے روسی اور جرمن فوجوں میں جو لڑائی ہو رہی ہے۔ وہ انتہائی ہولناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ روسی فوجیں پسکوف اور آسٹروف کے مابین بڑی تیزی سے بڑھتی جارہی ہیں۔ ناروا۔ پسکوف اور آسٹروف پر روسی فوجیں دباتے ہوئے پسکوف کی جرمن چوکیوں کو کمزور کرتی ہوئی شمال مغربی سمت بڑھ رہی ہیں۔ جو فوج آسٹروف کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔

زیورچ ۸ مارچ۔ ڈپلومیٹک حلقوں کا بیان ہے کہ موسم بہار ایک نئے محاذ کا اضافہ کردے گا۔ اور یہ محاذ یورپ کا فیصلہ کن محاذ ہوگا۔ اس وقت اتحادی کمانڈر انچیف جنرل آئسن ہوور اور جنرل منٹگمری کی قیادت میں یورپ پر حملہ کرنے کے لئے چالیس لاکھ تربیت یافتہ فوج ہر قسم کے جدید آلات سے مسلح کھڑی ہے۔

بمبئی ۸ مارچ۔ ڈاکٹر مونجے نے اعلان کیا ہے۔ کہ بھونسلا ملٹری سکول میں ایک نیا نصاب جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس میں گوریلا جنگ کی ٹریننگ دیجائے گی۔ ڈاکٹر مونجے کا خیال ہے کہ فوج میں ہندوؤں کا تناسب پچاس فیصدی ہوگا۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ آج فیڈرل کورٹ نے اکثریت رائے سے مہارانی نابھہ کی اپیل کو مسترد کردیا ہے۔ جس میں انہوں نے حبس بے جا کے الزام میں حکومت مدراس اور چار پولیس افسران کے خلاف معاوضہ کا مطالبہ کیا تھا۔ جسٹس سر محمد ظفر اللہ خان نے اس فیصلہ سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا۔ کہ مہارانی موصوفہ کو ۵ ہزار روپیہ معاوضہ نیز خرچہ ملے۔

جنیوا ۶ مارچ۔ یہاں غیر مصدقہ اطلاعات پہنچی ہیں کہ برلن میں جرمنی اور فن لینڈ کے درمیان جو بات چیت ہورہی تھی۔ وہ ٹوٹ گئی ہے۔ زیر بحث سوال فن لینڈ سے جرمن فوجوں کو نکالنے کا تھا۔ مگر جرمنوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا ہے۔ فن لینڈ کا ڈیلیگیشن برلن سے روانہ ہوگیا ہے۔

لنڈن ۷ مارچ۔ باخبر حلقوں کی اطلاع ہے کہ جرمنوں نے اینزیو کے ساحلی اڈے سے اتحادیوں کو نکالنے کی جو کوششیں کیں۔ اس میں انہیں قریباً ۲۴ ہزار سپاہیوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔

قاہرہ ۷ مارچ۔ مصر سٹیٹ ریلوے نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنگ کے بعد نہر سویز کے نیچے سے ریل کی ایک سرنگ گذاری جائیگی۔

دہلی ۷ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں کمانڈر انچیف نے اعلان کیا کہ فوجوں کی تنخواہیں بڑھادی گئی ہیں۔ اور اس سے نو کروڑ روپیہ کا بار خزانہ پر پڑے گا۔

لنڈن ۷ مارچ۔ اٹلی کے محاذ پر گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ سمندری کنارے کے مورچہ نیز پانچویں فوج کے محاذ پر گشتی دستے سرگرم رہے۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ہوائی کارروائیوں میں رکاوٹ رہی۔

ماسکو ۷ مارچ۔ روسی فوجیں اڈیسہ سے وارسا جانیوالی ریلوے لائن کو کاٹ کر آگے بڑھ گئی ہیں۔

لنڈن ۷ مارچ۔ برطانی طیاروں نے دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملے کئے۔ کل دن میں برلین پر جو حملہ کیا تھا۔ اس میں ۱۷۶ جرمن طیارے برباد ہوئے۔

دہلی ۷ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں فنانس بل پر عام بحث ختم ہوگئی۔ فنانس ممبر نے غیر سرکاری ارکان کی نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے اس امر پر حیرت ظاہر کی۔ کہ دو سال قبل جن ممبروں نے اس امر پر اعتراض کیا تھا کہ ہندوستان کی حفاظت کا انتظام نہیں کیا جاتا۔ وہ اب حفاظت کا خرچ بڑھ جانے پر معترض ہیں۔ برما کے محاذ پر جو فوجیں لڑ رہی ہیں۔ ان کا خرچ حکومت برطانیہ کے ذمہ ہے۔ نیز ان ہندوستانی فوجوں کا خرچ بھی جو مشرقی کمان میں شامل کرلی گئی ہیں۔ ہندوستان پر صرف ان ہوائی اڈوں کا خرچ پڑے گا۔ جو اسکی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ ہندوستان کی حفاظت کے پیش نظر جو امریکن اڈے بنے ہیں۔ انکا خرچ بھی ہندوستان دیگا۔ مگر جو اڈے جاپان پر حملے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ان کا خرچ حکومت برطانیہ اور امریکہ کریگی۔

قابل توجہ اعلان

سینکڑوں پیشگوئیوں پر مشتمل تبلیغی کتاب

تحقیق جدید

در بارہ

موعود اقوام عالم

جسمیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے حالات، حوادثات، نشانات اور علامات کا تمام مذاہب کے رشیوں، منیوں، اوتاروں، گوروؤں، پیشواؤں اور نبیوں کی آج سے ہزاروں برس قبل کی پیشگوئیاں درج کرکے پورا ہونا ثابت کیا گیا ہے

اس کے

منگوانے کا آسان اور محفوظ طریق

یہ ہے کہ مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول قادیان کے طلبہ سالانہ امتحان کے بعد اپنے گھروں کو جانے والے ہیں۔ ان کے والدین اور اقرباء ان کے ہاتھ یہ کتاب منگوا سکتے ہیں۔ نیز لاہور کے ۱۲ مارچ کے عظیم الشان جلسہ پر بھی اسے پہنچانے کی کوشش کیجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ

قیمت کاغذ خاکی ۸؍ ۔ کاغذ سفید درجہ اوسط ۱۲؍ ۔ کاغذ اعلیٰ بینک پیپر ۱؍ محصول ڈاک ۴؍

عبد الرحمٰن بشر مولوی فاضل دفتر بشارات رحمانیہ قادیان

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

وی پی کر دیئے گئے ہیں۔ احباب وصول فرما کر ممنون فرماویں۔

منیجر الفضل

سرمہ زعفرانی

آنکھوں کے تمام امراض خصوصاً ککروں کیلئے لاثانی ایجاد ہے۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے اسکے چند دن کے استعمال سے کافور ہو جاتے ہیں۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے

منہ میں زہر

اگر آپ کے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کار بالک منجن دانتوں کیلئے بیحد مفید ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ

عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں یہ دواخانہ جاری ہوا۔ اور آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا گیا ہے۔ جس کا نام **محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ** رکھا گیا۔ جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہوں یا مردہ پیدا ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو تو اسے اٹھرا کہتے ہیں۔ اسکے لئے فوراً حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا نسخہ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان سے منگوا کر استعمال کریں۔

قیمت فی تولہ ۱۲؍ مکمل خوراک گیارہ تولہ ۱۳ روپے۔ پانچ تولہ یکمشت منگوانے پر سوا روپیہ تولہ۔

منیجر عبد القدیر کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان